Regd No L 5254

246

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

یوم شنبہ

۱۰ رمضان المبارک ۱۳۷۰ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ روپے
سہ ماہی ۷ روپے
ماہوار ۲½ روپے

جلد ۳۹/۵ | ۱۶ احسان ۱۳۳۰ ہش | ۱۶ جون ۱۹۵۱ء | نمبر ۱۴۱

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۵ جون بذریعہ ٹیلیفون۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ آج خطبہ جمعہ حضور نے پڑھایا۔

لاہور ۱۵ جون۔ پنجاب کے وزیر بحالیات و نو آبادیات آج صبح مری سے یہاں پہنچ گئے۔

لاہور ۱۵ جون۔ ضلع مظفر گڑھ میں ایک پختہ سڑک مکمل ہو گئی ہے۔ یہ سڑک علی پور کو پنج ند اور دوسرے کئی بڑے شہروں سے ملائے گی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محمد خاتم النبیین

خدا نے اس کو تمام مخلوق میں سے پسند کر لیا ہے۔ وہ اپنے جلوہ کی رو سے سورج اور چودھویں کا روشن چاند ہے۔ خدا کا جلال اس کے بادل کے اوائل میں ہی درخشاں تھا بارش نے چوہوں کو بلوں سے نکال دیا۔ جہان ہے رحیم ہے ساری امت کی پناہ ہے۔ مخلوق کا شافع ہے جب کوئی دل تنگ ہوا اُس نے تسلی دی ہم نے اپنے رسول کی مدح میں مبالغہ نہیں کیا ہے۔ اس کا رتبہ ایسا ہے کہ مدح وہیں ہی ختم ہو جاتی ہے۔ اور خدا کی امان اُس کے راستہ دین میں ہے۔ مبارک وہ جس نے اس کے فرمودہ کی پیروی کی

جب تک کشمیر کی حالت غیر مستحکم ہے پاکستان جارحانہ کارروائی کے مقابلہ کیلئے اقوام متحدہ کو کوئی فوج نہیں بھیج سکتا

کراچی ۱۵ جون۔ پاکستان نے اقوام متحدہ کو جواب بھیجا ہے۔ کہ پاکستان اس وقت تک کسی جارحانہ کارروائی کے مقابلے کے لئے کوئی فوجی مدد نہیں دے سکتا۔ جب تک کہ مسئلہ کشمیر کی حالت غیر مستحکم ہے یہ جواب اس سوالنامے کے جواب میں بھیجا گیا تھا۔ جو اقوام متحدہ کی طرف سے ہر ممبر ملک کو بھیجا گیا تھا۔ یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ ہندوستان نے بھی اقوام متحدہ کو بھی اسی قسم کا جواب بھیجتے ہوئے لکھا ہے کہ ہندوستان کی مالی حالت اس وقت کسی ایسی فوج کے قیام کی اجازت نہیں دیتی۔ خواہ ہندوستان اس وقت اسے کتنا ہی ضروری کیوں نہ سمجھتا ہو۔

ایرانی مفادات کیلئے ہر قسم کی قربانی کا عہد

طہران ۱۵ جون۔ قومی محاذ کے لیڈر سید کاشانی نے اہل ایران سے کل ایک عظیم الشان مظاہرہ کرنے کی اپیل کی ہے جس میں از سر نو یہ عہد کیا جائے کہ وہ تیل سے متعلقہ ایرانی مفادات کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے سے دریغ نہیں کریں گے۔

آبادان کے گورنر نے کمپنی کے اخبار ڈیلی نیوز پر پابندی لگائی گئی ہے کہ وہ طباعت سے قبل پرچے کے سارے مواد کا فارسی ترجمہ ان کی حکومت کے ملاحظے کے لئے بھیجا کرے۔

خوزستان کے گورنر جنرل نے ڈاکٹر مصدق کو اطلاع دی ہے۔ کہ ان دو برطانوی باشندوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ جنہوں نے ان دنوں میں خفیہ طور پر بلا پرمٹ داخل ہونے کی کوشش کی تھی۔

یہاں ان خبروں کی سختی سے تردید کی گئی ہے۔ کہ روس نے آذربائیجان کی سرحد پر فوج کے چودہ ڈویژن بھیجدیے ہیں۔

لندن ۱۵ جون۔ برطانوی وزیر خارجہ مسٹر موریسن نے برطانوی سفیر مقیم طہران کو ہدایت کی ہے۔ کہ وہ حکومت ایران سے تیل کی دیورٹ کی کمپنی کو ہدایات کے خلاف احتجاج کریں۔ یہ ہدایات یہ ہیں۔ کمپنی قانون ملکیت تیل کی منظوری کے بعد کی تیل کی برآمد کا نقشہ پیش کرے اور کمپنی کے تمام ملازم آئندہ سے اپنے آپ کو حکومت ایران کے ملازم جانیں۔

لاہور ۱۵ جون۔ آج سیلاب کمیشن نے وزیر صنعت پاکستان سے ملاقات کی۔ کمیشن اس وقت اپنی آخری رپورٹ تیار کرنے میں مصروف ہے

روس اور امریکہ کی طاقتوں میں رابطہ اور توازن کیلئے ایک تیسری بین الاقوامی طاقت قائم کی جائے

انقرہ ۱۵ جون۔ آج یہاں عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عزام پاشا نے ایک ایسی تیسری بین الاقوامی طاقت کے قیام کا مشورہ دیا ہے۔ جو وقت پڑنے پر روس اور امریکہ کی طاقتوں میں رابطے کا کام دے سکے۔ آپ نے کہا کہ اس سے طاقتوں کے توازن میں خوشگوار تبدیلی پیدا ہو جائے گی۔ جس سے عالمگیر جنگ کا خطرہ دور ہو سکے گا۔ آپ نے یقین دلایا کہ عرب ممالک ترکی اور دوسرے ایشیائی ممالک مل کر یہ طاقت قائم کر سکتے ہیں۔ آپ نے ایران کی حالت پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا مجھے یقین ہے یہ حالت تیسری جنگ کا پیش خیمہ نہیں بنے گی۔ بہرحال عرب ممالک ہر خطرناک صورت حال میں ایران کا ساتھ دیں گے۔ عزام پاشا نے آج ترکی وزیر اعظم سے ½ ۱ گھنٹہ تک ملاقات کی۔ اور بعض دیگر ترکی اکابر سے بھی ملے۔

راولپنڈی کے مقدمہ سازش کی سماعت شروع

حیدرآباد (سندھ) ۱۵ جون آج صبح یہاں راولپنڈی کے مقدمہ سازش کے چودہ ملزموں کے خلاف سماعت شروع ہوئی۔ سب سے پہلے سرکاری وکیل مسٹر اے کے بروہی نے سازش کے تاریخوار حالات بیان کئے۔ اور بتایا کہ ہر ملزم کے خلاف کیا کیا الزام ہیں اور وہ ان کے ثبوت کے لئے کیا کیا شہادت پیش کریں گے۔ ابھی آپ کا بیان استغاثہ جاری ہی تھا۔ کہ ½ ۱۲ بج گئے۔ اور سماعت کل پر ملتوی ہو گئی۔ چودہ میں سے ۹ ملزموں نے اپنی صفائی کا انتظام خود کیا ہے۔ اور باقی ۵ ملزموں کے لئے خاص عدالت نے سرکاری وکلاء صفائی کئے ہیں۔

آسام کے ساٹھ دیہات غرقاب

شیلانگ ۱۵ جون۔ آج دریائے برہم پتر میں طغیانی کے باعث ساٹھ دیہات غرقاب ہو گئے۔ اور سینکڑوں مویشی بہ گئے مواصلات کے منقطع ہو جانے کی وجہ سے لوگوں کے لئے ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا مشکل ہو گیا۔ صرف گوہاٹی ہی میں ۲۶ گھنٹے کے اندر اندر پانی ۸ فٹ اوپر چڑھ گیا۔

پارٹی اکثریت ہٹ گئی تو ہوئے میں مستعفی نہیں ہونگا

جالندھر ۱۵ جون۔ مشرقی پنجاب کے وزیر اعظم کو آج آل انڈیا نیشنل کانگرس کے جنرل سیکرٹری کی طرف سے تیسری بار ہدایت پہنچی۔ کہ وہ مستعفی ہو جائیں یہ حکم فون پر دیا گیا۔ جس کے جواب میں انہوں نے کہا آج پارٹی کا اجلاس ہو رہا ہے۔ اگر پارٹی کی اکثریت میرے ساتھ ہوئی تو میں مستعفی نہیں ہونگا

کراچی ۱۵ جون۔ آج حکومت سندھ کے ترقیاتی کا اجلاس ہوا۔ جس میں معاشرتی پہلو کی سکیموں کو آخری شکل دیدی گئی۔ ان پر کل ۲ کروڑ روپیہ خرچ کیا جائیگا اور سب سے زیادہ رقم صحت اور تعلیم کی سکیموں پر خرچ کی جائے گی۔

کراچی ۱۵ جون۔ آج یہاں سے ایک جہاز ۸ ہزار ٹن سمندری نمک لے کر چاٹگام کو روانہ ہو گیا۔ یہ سات ہزار ٹن نمک اس ۲۲ ہزار ٹن کا حصہ ہے۔ جو مرکزی حکومت نے حکومت مشرقی بنگال کو بھیجنے کا انتظام کیا ہے۔

رمضان کی بجائے عید پر زائد چینی ملیگی

لاہور ۱۵ جون۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ چونکہ صوبے میں کھانڈ کی حالت غیر تسلی بخش ہے اور ماہ رمضان میں چینی کے کوٹے کو مشکل بحال کیا گیا ہے۔ لیکن زائد چینی حاصل کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔ امید ہے۔ کہ عید پر زائد چینی دی جا سکے گی۔

نزدیک و دور سے

لاہور ۱۵ جون۔ اسمال روڈس ٹرسٹ کی طرف سے تین سال کے لئے ۵۰۰ پونڈ کا ایک وظیفہ آکسفورڈ یونیورسٹی میں حصول تعلیم کے لئے دیا جائے گا۔ امیدوار پنجاب کلب لاہور سے درخواستوں کے فارم حاصل کر کے ۳۰ جون تک درخواستیں بھیجدیں۔

کولمبو ۱۵ جون۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ یہاں کے ربڑ کے حلقے پاکستان کی بعض جہاز ران کمپنیوں سے جن کے جہاز کراچی اور چین کے درمیان چلتے ہیں۔ اشتراکی چین کو ربڑ بھیجنے کے متعلق بات چیت کر رہے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ چین نے برطانیہ سے بہت بڑھ کر خرید کی پیشکش کی ہے۔

راولپنڈی ۱۵ جون۔ ایک برٹش سوشلسٹ ہفتہ وار جریدہ "نیو سٹیٹسمین اینڈ نیشن" نے ہندوستان کے مسئلہ کشمیر سے متعلق رویہ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ مسئلہ کشمیر نے ہندوستان کی تمام ذہنی و جسمانی توجہات ملک میں معاشی اور سیاسی جمہوریت کے اداروں سے پھیر دکھی ہے۔

طہران ۱۵ جون۔ ایرانی حکومت کے قریبی حلقوں کے مطابق۔ حکومت کمپنی کے چیف اکاؤنٹنٹ کے عہدے پر مقرر کرنے کے لئے کسی فرانسیسی کو ملازم رکھنے والی ہے

لندن ۱۵ جون پاکستان کے سٹرلنگ بقایوں کی ادائیگی کے متعلق پاکستان و برطانیہ میں آج کانفرنس شروع ہو رہی ہے۔ پاکستانی وفد کی قیادت مسٹر غلام محمد وزیر خزانہ پاکستان کر رہے ہیں۔ یہ بات چیت خفیہ رکھی جائے گی۔

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

خدام الاحمدیہ ۔ شعبہ تعلیم

خدام کتب سلسلہ کو زیر مطالعہ رکھیں

شعبہ تعلیم کی طرف سے ۳۱ جولائی ۱۹۵۱ء کو ختم ہونے والی سہ ماہی کے لئے مندرجہ ذیل کتب برائے مطالعہ خدام مقرر کی جاتی ہیں :- (۱) قیام پاکستان اور ہماری ذمہ واریاں (۲) ذریت طیبہ (۳) براہین احمدیہ حصہ پنجم ۔ پہلی دو کتب نشر و اشاعت سے اور تیسری کتاب بک ڈپو صدر انجمن احمدیہ ربوہ سے مل سکتی ہیں ۔ قائدین خاص نگرانی فرمائیں کہ خدام ان کتب کا مطالعہ کریں ۔ سہ ماہی ختم ہونے پر مقامی طور پر ان کا امتحان لے کر مرکز میں رپورٹ کی جائے ۔

نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

سیکرٹریان تبلیغ کیلئے ضروری اعلان

سیکرٹریان تبلیغ کی طرف سے باقاعدہ رپورٹیں دفتر میں نہیں پہنچ رہیں ۔ جس کی وجہ سے دفتر کو ان کے کام کے متعلق علم نہیں ہوتا ۔ اس لئے جملہ سیکرٹریان تبلیغ سے گذارش ہے کہ وہ ہر ماہ اپنی تبلیغی رپورٹ دفتر ہذا میں بھجوایا کریں ۔ جن جن سیکرٹریان تبلیغ کے پاس رپورٹ فارم نہ ہوں وہ دفتر سے خط لکھ کر منگوالیں ۔ اور ہر سیکرٹری تبلیغ اپنا مکمل اور خوشخط پتہ بھی دفتر ہذا میں بھجوا دے ۔ پتے چونکہ تبدیل ہوتے رہتے ہیں اور سیکرٹریان تبلیغ کا انتخاب ہر تیسرے سال ہوتا ہے اس لئے دفتر ہذا میں مکمل صحیح پتہ جات محفوظ نہیں رہ سکتے جب تک احباب جماعت اس بارے میں دفتر کے ساتھ پورا تعاون نہ کریں ۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ

فدیہ صیام دینے والے احباب

مندرجہ ذیل احباب نے ازخود یا میری تحریک پر فدیہ صیام کے طور پر وہ رقوم ارسال کی ہیں جو ان کے ناموں کے بالمقابل درج ہیں ۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور انہیں برکات رمضان سے بہرہ ور اور متمتع فرمائے ان کی طرف سے مستحق احباب کو کھانا دے کر روزے رکھائے جا رہے ہیں ۔

اگر کوئی اور دوست روپیہ بھیجنا چاہیں تو ضرور اور جلدی بھیج دیں ۔ تا ان کی طرف سے بھی روزے رکھا دیئے جائیں ۔ بعض احباب نے افطاری کے واسطے روپیہ دے کر ثواب لیا ہے ان کی طرف سے افطاری کرادی جاتی ہے یہاں پر ۷۰ ۔ ۸۰ کے قریب دوست افطاری کے واسطے جمع ہو جاتے ہیں ۔

(۱) مکرمی حافظ احمد الدین صاحب ڈنگہ ۔۔۔ ۱۰
(۲) مکرم جناب خانصاحب منشی برکت علی صاحب ربوہ ۔۔۔ ۱۵
(۳) محترمہ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر نورالدین صاحب بدوملہی ۔۔۔ ۱۵
(۴) مکرم جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری ماڈل ٹاؤن لاہور ۔۔۔ ۱۲
(۵) محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب وکیل ، تعلیم ربوہ ۔۔۔ ۲۰
(۶) محترمہ بیگم صاحبہ " " ۔۔۔ ۲۰
(۷) محترم چوہدری صاحب موصوف معہ بیگم صاحبہ برائے افطاری ۔۔۔ ۱۰
(۸) محترم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ برائے افطاری ۔۔۔ ۵
(۹) مکرم محمد ابراہیم صاحب بدوملہی ۔۔۔ ۲۰
(۱۰) محترمہ اہلیہ صاحبہ " ۔۔۔ ۲۰

اس کے علاوہ مندرجہ ذیل اصحاب نے روپیہ اس غرض کے لئے دیا ہے کہ لنگر میں کھانا پکوا کر ساکین کو کھلا دیا جائے ۔ چونکہ کھلا دیا گیا ہے ۔

(۱) مکرم جناب غلام قادر صاحب نقیب جماعت احمدیہ سیالکوٹ ۔۔۔ ۱۰
(۲) مکرم جناب مرزا محمد حسین صاحب راولپنڈی صدقہ ایک بکرا ۔۔۔ ۲۰
(۳) مکرم جناب حاجی سیٹھ عبداللطیف نور محمد صاحب بغداد ۔۔۔ ۲۵

اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے اور ان کے جملہ نیک مقاصد میں کامیابی اور فلاح دارین عطا فرمائے ۔ آمین

خاکسار فضل الرحمن حکیم
افسر لنگر خانہ ربوہ

شکریہ و درخواست دعا

محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ تحریر فرماتے ہیں :-

اہلیہ ام کی شدید بیماری کے دوران میں جو احباب دعا فرماتے رہے ہیں ان کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں ۔ اب خدا کے فضل سے افاقہ کی صورت شروع ہے ۔ امید ہے احباب اپنی دعاؤں کو جاری رکھیں گے تا بکلی صحت ہو جائے ۔

ایک خط اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا جواب

ایک صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں مندرجہ ذیل خط لکھا ۔

مکرمی قبلہ حضرت امیر المومنین مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح سلمہ

السلام علیکم

عرض آنکہ فدوی اسلام کے حنفی فرقے کا پیروکار ہوں .... آج تک جتنے بھی مسلمانوں سے واسطہ پڑا ہے سب دھوکے باز ہی دیکھے ہیں بڑے بڑے زاہد صوفی رمال ۔ عالم اور حاجیوں سے واسطہ پڑا ہے ۔ لیکن سب کے سب چالباز نظر آئے ۔ اور مجھے عملی تجربات سے ثابت ہو چکا ہے کہ اس زمانے کے مسلمان عام طور پر دھوکہ دہی کو اپنی ہوشیاری ، سیاست اور عقلمندی سے تشبیہ دیتے ہیں ۔ اور اپنی کامیابی کو بڑے شاندار الفاظ سے مزین کرتے ہیں ....

ان حالات کو دیکھ کر میری طبیعت سخت متنفر ہو چکی ہے ۔ اور طبیعت میں ہر وقت ہلچل اور بے اطمینانی کا جوش رہتا ہے ۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی عرض کر دوں کہ جماعت احمدیہ کے تمام افراد جن سے کہ مجھے آج تک واسطہ پڑتا رہا ہے ۔ میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں ۔ کہ اس دور میں اگر کوئی فرقہ باایمان ہو سکتا ہے ۔ تو وہ صرف یہی ہے اور یہ اثر میں نے سالانہ جلسہ منعقدہ بمقام ربوہ شریف در ۱۹۴۹ء کو لیا تھا ۔ جبکہ ربوہ شریف میں ٹیوب ویل لگانے کے لئے آیا تھا ۔ اور جلسے کے ایام میں وہاں مقیم رہا تھا ۔ دوران جلسہ میں احمدیوں کا نظام ترتیب جلسہ اور دیگر ہمدردی ، غمگساری الفت ، پابندی عبادت ۔ میٹھی زبان اور ایک دوسرے کا پاس ہمدردی ، یہ باتیں تھیں جنہوں نے مجھے بہت متاثر کیا ۔ آج تک میں یہی سوچتا رہا ہوں کہ آیا جماعت احمدیہ صحیح مسلمانوں کی جماعت ہے یا عام مسلمانوں کی جماعت جو احمدیہ جماعت کے نقائص بیان کرنے کے لئے بڑے بڑے جلسے منعقد کرتے ہیں وہ راستی پر ہیں ۔ یہی بات مجھے صحیح رائے قائم کرنے میں مانع رہی ہے ۔ اور اب مجبوراً بذریعہ تحریر ہذا ملتجی ہوں ۔ کہ مجھے صحیح راستے سے آگاہ فرمایا جائے کہ آیا جماعت احمدیہ صحیح مسلمانوں کی جماعت ہے ؟ میں سخت تذبذب میں ہوں ۔ میں نے تاریخ اسلام اور دیگر دینی کتابوں کا مطالعہ کر کے آپ کو تحریر کیا ہے ۔ اس لئے میری راہبری فرمائیے ۔ اور مجھے صحیح اسلام کے راستے سے آگاہ فرمائیے ۔

جواب کا منتظر ایک بدنصیب دکھیا

خوشی محمد اختر ۱/۵/۵۱

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

جماعت احمدیہ اور دوسرے مسلمانوں میں اصولی اختلاف یہ ہیں

(۱) مسیح علیہ السلام ایک نبی تھے ۔ سب نبی فوت ہوئے وہ بھی ضرور فوت ہو گئے ۔ (۲) رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت میں سے ایک آنے والے موعود کی خبر دی ہے ۔ اور یہ بھی کہا ہے کہ مسیح نازل ہوگا قرآن کریم میں لوہے کے لئے بھی نازل ہونے کے الفاظ ہیں مسلمان کہتے ہیں کہ فلاں بڑے آدمی نے فلاں جگہ نزول فرمایا غور کیجئے مرا ہوا شخص واپس آنا زیادہ قرین قیاس ہے ۔ یا آنے والے امتی کو مشابہت کی وجہ سے جیسے کسی کو رستم اور حاتم کہا جاتا ہے مسیح کہا گیا ہے ۔ کونسی بات عقل اور قرآن کے زیادہ مطابق ہے ۔ (۳) ہر تاریک زمانہ میں قرآن کی رو سے مصلح آتا ہے ۔ گزشتہ تین صدیاں اسلام پر سخت تاریک تھیں کیا اسلام میں بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے رہبر آنا چاہیئے ۔ ان تینوں سوالوں کا جواب اپنے ہی دل سے پوچھ لیجئے ۔ اگر فیصلہ نہ کر سکے تو اللہ تعالیٰ سے استخارہ کیجئے ۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

خدام الاحمدیہ کا تیسرا تربیتی کورس

۱۹ تا ۳۰ اکتوبر ۱۹۵۱ء بمقام ربوہ

خدام الاحمدیہ کا تیسرا تربیتی کورس سالانہ اجتماع کے معاً بعد مقام اجتماع میں ہی ہوگا ۔ جن مجالس نے ابھی تک اپنے نمائندے نہیں بھجوائے ۔ وہ اس مرتبہ کوشش کر کے اس میں حصہ لیں سب سے زیادہ ضروری بات یہ ہے کہ جن مجالس کے نمائندے اس وقت تک تربیت حاصل کر چکے ہیں ۔ وہ مجالس ان سے فائدہ اٹھائیں ۔ اس کیمپ میں صرف ایسے خدام کو نمائندہ بنایا جائے ۔ جو یہاں کی تربیت سے پورے طور پر فائدہ اٹھا کر دوسرے خدام کو سکھانے کی اہلیت رکھتا ہو ۔ پس نمائندے کے انتخاب میں اس کا خاص خیال رکھا جائے ۔ اس تربیتی کورس کے متعلق تفصیلات سے علیحدہ علیحدہ اطلاع بھجوائی جائے گی ۔

(نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

روزنامہ ــــ الفضل ــــ لاہور
۱۶ جون ۱۹۵۱ء

احراریات

(۱)

ہم نے الفضل کی کسی گزشتہ اشاعت میں دلائل سے یہ ثابت کیا تھا کہ حضرت سید احمد بریلوی اور شاہ اسمٰعیل شہید علیہما الرحمۃ احمدیوں کے بزرگ تھے نہ کہ احراریوں کے۔ جھوٹوں کے پاس چونکہ گالیاں سب سے بڑا حربہ ہوتا ہے۔ احراریوں کے ترجمان "آزاد" نے ہمارے دلائل کا جواب اسی حربہ سے دیا ہے۔ مگر یہ بے وقوف اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ گالیاں ان کو مسلمانوں کے سامنے اور بھی ذلیل و رسوا کر رہی ہیں۔ اور ان کا رہا سہا وقار اور بھی خاک میں مل رہا ہے۔ لیکن یہ ان کے بس کی بات بھی تو نہیں۔ اللہ تعالےٰ ہی ان کو اس دور کا عدو شیاطین بنانا چاہتا ہے۔ وہ بیچارے تو تقدیر کے ہاتھ میں کھیل رہے ہیں۔ اس لئے ہم انہیں معذور سمجھتے ہیں۔

ان کید الشیطان کان ضعیفا

(۲)

اداکار فیض الحسن احراری کی ایک تقریر جو حسب عادت بازو پھیلا پھیلا کر جھوم جھوم کر اور ٹھک ٹھک کر کراچی میں کی گئی ہے۔ "آزاد" ۱۵ جون میں شائع ہوئی ہے۔ اس میں آپ نے فرمایا ہے:۔

"اگر انگلستان میں شاہ جارج کی توہین کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ تو پاکستان میں کملی والے کی توہین کی اجازت کیوں دی جا رہی ہے۔ دنیا کے کسی ملک میں کسی خطہ میں کوئی اپنے قائد اپنے امام اپنے مقتدر اپنے راہنما کی تذلیل برداشت نہیں کر سکتا۔ تو ہم محمد عربی کی تذلیل دیکھ کر کیونکر برداشت کر لیں۔"

(آزاد ۱۵ جون ۱۹۵۱ء صفحہ ۱)

یہ حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرنے والا ان کو کہا گیا ہے۔ جو دن رات اس پر درود بھیجتے ہیں۔ جو اس کے اسوۂ حسنہ پر چلنا ہی تمام دنیا کے لئے باعث نجات خیال کرتے ہیں۔ اس جماعت کے افراد پر یہ شرمناک الزام لگایا گیا ہے۔ جن کے امام نے کہا ہے ؎

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

یعنی اللہ تعالےٰ کے بعد میں محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عشق کے نشہ میں مخمور رہوں۔ اگر یہ کفر ہے تو خدا کی قسم میں سخت کافر ہوں۔

احراریو! ہم اس شرمناک الزام کا جواب صرف یہی دیتے ہیں کہ

لعنۃ اللہ علی الکاذبین

(۳)

قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مخالفین انبیاء علیہم السلام جوش مخالفت میں ایسے اندھے ہو جاتے ہیں کہ پادر ہوا باتیں کرنے سے بھی نہیں شرماتے۔ صابن کے بلبلوں اور مکڑی کے جالے سے بھی کمزور تر اور خام تر افتراء پر افترا گھڑتے چلے جاتے ہیں اور سمجھتے ہیں۔ کہ ہم بڑے تیر مار رہے ہیں۔ مگر ہوتا کیا ہے۔ وہ صابن کے بلبلے بناتے اور مکڑی کا جالا بنتے چلے جاتے ہیں۔ اور ہوا توڑتی پھوڑتی چلی جاتی ہے۔ اور مفتری ذلیل سے ذلیل تر ہوتے چلے جاتے ہیں۔

یہی حال آج احمدیت کے مقابلہ میں احراری ٹولی کا ہے۔ گزشتہ دو تین سالوں میں انہوں نے سینکڑوں افترائیں گھڑیں۔ اور ہر بار پہلے سے بھی ذلیل تر اور رسوا تر ہوتے گئے۔ اور ہوتے چلے آتے ہیں۔ مگر یہ دم ۔ ۔ ۔ ۔

اب انہوں نے ایک مصنوعی ڈاکٹر تیمور ملک بنا ڈالا ہے۔ اور اس سے "ربوہ" کے حالات بیان کروائے ہیں۔ یہ مصنوعی مسخرہ آذربائیجان سے لایا گیا ہے۔ جو "ربوہ" میں بڑا معتمد ہو جاتا ہے۔ مگر زہر کھلانے کے بعد احراری یعنی کذب بات بن جاتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ اس نے ربوہ میں ایک تہ خانہ دیکھا جس میں بجلی جل رہی تھی۔ ظالم یہ بیان کرنا تو بھول ہی گیا ہے۔ کہ یہ بجلی آذربائیجان سے زمین دوز لائی گئی ہے۔ جہاں اس کے باوانے پاور ہوس بنایا ہوا ہے۔

ان اوھن البیوت لبیت العنکبوت
(عنکبوت ۴۲)

(۴)

سید فیض الحسن احراری اپنے لچھیدار الفاظ میں کہتا ہے۔

"تکمیل دین ہو گئی۔ مقصد زندگی بیان کر دیا گیا۔ اب جو آنا چاہتے ہیں میں ان سے پوچھتا ہوں تم کیا چاہتے ہو؟"

سنا ہے کہ سید صاحب کا یہ سوال ایک فرشتہ جو تھے آسمان پر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے پاس لے گیا ہے۔ دیکھیں آپ اس کا کیا جواب فرماتے ہیں۔ سید صاحب کی خدمت میں عرض ہے کہ جو جواب آئے ہمیں بھی بتا دیں۔

(۵)

احراری فیض الحسن نے تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا:۔

"کہتے ہیں نبوت رحمت ہے اور رحمت ہر وقت جاری رہنی چاہیئے۔ میں کہتا ہوں نہیں رحمت کا دوام رحمت نہیں۔"

اللہ تعالےٰ نے جو جنت کے متعلق مومنوں کے لئے فرمایا ہے کہ "ھم فیھا خالدون" یہ دراصل رحمت کے لئے نہیں زحمت کے لئے ہے۔

پھر آپ نے بارش کی مثال دی ہے۔ گویا پچھلے سال بارش اتنی ہوئی کہ سیلاب آ گئے۔ اب بارش کبھی نہیں ہو گی۔ کیوں سید صاحب یہی مطالبہ ہے نا آپ کا؟

پھر آپ فرماتے ہیں:۔

شب دیجور کی تاریکی کے بعد آفتاب بھی ایک رحمت ہے لیکن غروب ہی نہ ہو۔ اور دن کی کلفتوں کے بعد رات بھی ایک رحمت ہے لیکن اگر ختم ہی نہ ہو؟

کیا شاعرانہ مثالیں ہیں۔ سید صاحب جوش شاعری میں خود اپنی تردید کر گئے ہیں۔ اور صحیح بات منہ سے نکل گئی ہے۔ دنیا میں دن کے بعد رات اور رات کے بعد دن آتے رہتے ہیں۔ سید صاحب چونکہ فیج اعوج کی تاریکیوں میں ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں۔ اس لئے دن کی روشنی سے مایوس ہو کر جو منہ میں آتا ہے کہہ جاتے ہیں۔ آپ کے لئے آفتاب نبوت غروب ہو چکا ہے نا؟

پھر فرماتے ہیں۔

"آپ کو بھوک لگ رہی تھی۔ والدہ نے روغنی روٹی پکا کر دی اور آپ نے سیر ہو کر کھائی۔ اب ایک باسی نان جویں لے آتا ہے۔ کہ یہ بھی تناول فرمائیے۔"

یہ ہے صحیح مثال دو اور دو چار روٹیاں۔ اصل سوال تو روغنی روٹی کا ہے۔ حالانکہ نان شعیر کی اقبال نے بھی تعریف کی ہے ؎

جہاں میں نان شعیر پر ہے مدار قوت حیدری

سید صاحب چوتھے آسمان پر جو روٹی ہے وہ روغنی ہے یا جویں آپ کو تو یقیناً معلوم ہی ہو گا؟

(۶)

سید فیض الحسن صاحب فرماتے ہیں۔

موسےٰ کے ماننے والے یہودی عیسیٰ کے ماننے والے عیسائی۔ اور محمدؐ کے ماننے والے مسلمان۔ اور مرزا غلام احمد کے ماننے والے مرزائی۔"

سید صاحب خود بھی حضرت موسےٰ اور حضرت عیسےٰ علیہم السلام کو مانتے ہیں مگر کہلاتے مسلمان ہی ہیں یہودی اور عیسائی نہیں کہلاتے۔

پھر سید صاحب بتائیں کہ حضرت ہارون علیہ السلام کے ماننے والے حضرت داوٗد اور حضرت سلیمان علیہم السلام کے ماننے والے اور حضرت یحییٰ اور حضرت زکریا علیہم السلام کے ماننے والے کیا کہلاتے ہیں۔ ذرا تفصیل سے ارشاد فرمائیں۔

(۷)

"حقیقت مرزائیت" کے زیر عنوان سید فیض الحسن صاحب نے اپنی تقریر میں پاکستان کا بہت غم کھایا ہے۔

حکما کہتے ہیں ہوتی ہے غذا جزو بدن
ہم تو تحلیل ہوئے جاتے ہیں غم کھانے سے

یہ وہی ہیں۔ جو کہتے تھے ماں نے بیٹا ہی نہیں جنا۔ جو پاکستان کی "پ" بھی بنا سکے۔ اللہ اللہ!! یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ مسلمانوں کا حافظہ کمزور ہے بھول جائیں گے۔ مگر

بہر رنگے کہ جامہ خواہی مے پوش
من انداز قدت را مے شناسم

باقی رہا جہاد! تو سید صاحب محاذ کشمیر پر کتنے احراری گئے تھے؟ انگلیوں پر ہی گن کر بتا دیجئے۔

ضروری اعلان

نور الدین صاحب چک ۵۵ اوکاڑہ مجھ سے مبلغ یک صد روپیہ پچھلے سال مارچ میں ایک ماہ کا اقرار کر کے لے گئے تھے۔ ان کو شائد بھول گیا ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کا پتہ ہو تو مجھے اطلاع دیں۔

چوہدری عمر دین صاحب لدھیکے نویں ڈاک خانہ لدھیکے اوچے ضلع لاہور سے حج بیت اللہ کے لئے جا رہے ہیں۔ ان کی خواہش ہے کہ اگر کوئی احمدی بھائی بھی حج کو جا رہے ہوں تو وہ ان کو اطلاع دیں تاکہ سفر آرام سے گزر جائے۔ بہت مہربانی ہو گی۔ ان کا جہاز آخری عشرہ رمضان میں کراچی سے روانہ ہو گا

عبد الرزاق سیکرٹری مال لدھیکے نویں ڈاک خانہ لدھیکے اوچے ضلع لاہور

درخواستہائے دعا

(۱) منیر احمد صاحب خلیل ربوہ کی بھانجی عزیزہ مونسہ بیگم کوئٹہ کے ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ اور تشویشناک حالت ہے۔ نیز ان کی دوسری بھانجیوں کی بھی طبیعت خراب ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (۲) عبد اللہ صاحب کوئٹہ کا چھوٹا لڑکا محمد اشرف سخت بیمار ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔

ذکر حبیب ۴

(از مکرم خان صاحب برکت علی صاحب)

(گذشتہ سے پیوستہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت میں جو لطف آتا تھا۔ اور آپ کی ملاقات میں جو لذت آتی تھی۔ وہ کسی اور جگہ کہاں نصیب ہو سکتی ہے۔

. . . . جب آپ باہر تشریف لاتے۔ تو لوگ آپ کے کپڑوں کو چھوتے۔ اور اس سے برکت حاصل کرتے۔ ایک دن جب دوسرے لوگ کپڑے چھو رہے تھے۔ اور چوم رہے تھے۔ تو میں بھی آگے بڑھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ جو پاس ہی تھے۔ اٹھے اور پاس سے گذرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ "اخلاص چاہیے اخلاص" یہ الفاظ اب تک مجھے یاد ہیں۔ میں نے دل میں کہا۔ یہ بات ہے سچی۔ کپڑوں کو چھونا اور ہاتھوں کو چومنا۔ جب تک انسان میں اخلاص نہ ہو۔ کوئی فائدہ نہیں دیتے۔ یہ ظواہر ہیں۔ مغز نہیں۔ چنانچہ میں اس دن سے اس بات کو ہمیشہ مد نظر رکھتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دستور تھا۔ کہ آپ اکثر ظہر اور مغرب کے بعد مسجد میں ہی بیٹھ جاتے۔ اور دوستوں سے گفتگو فرماتے۔ ایک دفعہ مغرب کے بعد آپ مسجد میں ہی تشریف فرما تھے۔ کہ کسی نے عرض کیا۔ چار پانچ آریہ ملاقات کے لئے آئے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ انہیں بلاؤ۔ یہ لوگ ہوشیار پور کے رہنے والے تھے۔ اور قادیان میں کسی برات میں آئے تھے۔ تناسخ پر بات چیت شروع ہوئی۔ میں نے دیکھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا رعب اس قدر تھا۔ کہ وہ ٹھیک طور پر بات بھی نہیں کر سکتے تھے۔ حضور اس بات پر زور دیتے تھے۔ کہ نجات کے لئے اللہ تعالےٰ قرآن کریم اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان لانا ضروری ہے۔ جب آپ ذرا جلال میں آگئے۔ اور جوش سے سمجھانے لگے۔ تو ان لوگوں نے سر جھکا دیا۔ اور کہا کہ نجات کے لئے ویدوں کا ماننا ضروری نہیں جو کوئی اچھے اعمال بجا لائے گا۔ نجات پا جائے گا۔ حضور نے فرمایا۔ اچھے اعمال کی علامتیں بھی قرآن کریم ہی بتاتا ہے۔ اور قرآن کریم سے ہم معلوم کر سکتے ہیں۔ کہ اچھے اعمال کونسے ہیں۔ جنہیں ہم بجا لائیں۔ تو نجات پائیں۔ لیکن ویدوں پر عمل کر کے تمہیں یہ بھی معلوم نہیں ہو سکتا۔ کہ اچھے اعمال کونسے ہیں۔ اور جب تمہیں پتہ نہیں۔ کہ اچھے اعمال کونسے ہیں۔ تو پھر تم اچھے اعمال کس طرح بجا لا سکتے ہو۔ بہرحال نجات کے لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالےٰ۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور قرآن کریم پر ایمان لایا جائے اس پر وہ لوگ خاموش ہو گئے۔ اور اٹھ کر چل دیئے

ایک دفعہ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ ادا کرنے کا موقع ملا۔ جمعہ کی نماز غالباً حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضؓ نے پڑھائی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قبر کے قریب بیٹھ گئے۔ میں بھی موقع غنیمت سمجھتے ہوئے آپ کے پاس بیٹھ گیا۔ تا نماز میں آپ کی حرکات کا مطالعہ کروں۔ چنانچہ میں نے دیکھا۔ کہ آپ نے اس طرح سینہ پر ہاتھ باندھے۔ کہ انگلیاں کہنی تک نہیں پہنچتی تھیں۔ جب آپ قعدے میں ہوتے۔ تو دائیں ہاتھ کی انگلیاں بند رکھتے۔ اور جب کلمہ شہادت پڑھتے۔ تو شہادت کی انگلی کھڑی کرتے۔ جہاں تک مجھے یاد ہے۔ آپ آمین بالجہر کہتے تھے۔

اسی دن دوسری بات یہ پیش آئی۔ کہ جب نماز جمعہ پڑھ چکے۔ غالباً موسم اچھا نہیں تھا۔ یا کوئی اور بات تھی۔ تو یہ سوال پیدا ہوا۔ کہ آیا عصر کی نماز جمعہ کے ساتھ جمع ہو سکتی ہے۔ یا نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت مولوی نورالدین صاحب رضؓ سے دریافت فرمایا۔ آپ نے کیا جواب دیا۔ وہ مجھے یاد نہیں رہا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ عصر کی نماز جمعہ کے ساتھ جمع کر کے پڑھ لو۔ چنانچہ دونوں نمازیں جمع کر کے ادا کی گئیں۔

اس زمانہ میں مہمان کوئی زیادہ تعداد میں نہیں ہوتے تھے۔ لیکن یہ دستور تھا۔ کہ جو مہمان بھی آتا حضور کو اطلاع کر دیتا۔ چاہے خود مل کر اطلاع کرتا۔ یا کسی خادم کے ذریعہ اندر اطلاع بھیج دیتا۔ اور پھر جب واپس جانے لگتا۔ تو بھی آپ کو اطلاع کر کے جاتا۔ ایک دفعہ میں قادیان آیا۔ دو تین دن قیام کیا۔ جس دن واپس جانا تھا۔ اس سے ایک دن قبل شام کو میں نے ایک رقعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں تحریر کیا۔ کہ میں صبح جانا چاہتا ہوں۔ آپ نے واپس جانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا۔ کہ جاتے وقت مجھے اطلاع دینا۔ کئی اور دوست بھی واپس جانے والے تھے۔ اور انہوں نے بھی اجازت کے لئے رقعے بھیجے ہوئے تھے۔ چنانچہ صبح ہم نے اطلاع کر دی۔ آپ باہر تشریف لے آئے۔ اور ہمارے ساتھ الوداع کہنے کے لئے چل پڑے۔ بعض دوستوں نے تانگے کرایہ پر لئے ہوئے تھے۔ لیکن جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدل چل پڑے تو وہ بھی ساتھ ساتھ پیدل ہو لئے

آپ بٹالہ جانے والی سڑک کے پہلے موڑ تک جو غالباً دو میل کا فاصلہ ہے۔ تشریف لے گئے۔ اور رستہ میں اپنے غلاموں سے گفتگو فرماتے رہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ کو اپنے دوستوں کا کس قدر اعزاز مد نظر تھا۔ کہ ان کو رخصت کرنے کے لئے آپ دو میل تک ان کے ساتھ تشریف لے گئے۔

ایک دفعہ جب میں قادیان آیا ہوا تھا۔ تو ایک دن صبح کے وقت مجھے معلوم ہوا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سیر کے لئے باہر تشریف لے گئے ہیں۔ میں بھاگا تا آپ سے سیر کے دوران میں مل جاؤں۔ جب میں آپ سے ملا۔ آپ واپس تشریف لا رہے تھے۔ آپ کے پیچھے کچھ فاصلہ پر حضرت مولوی نورالدین صاحب رضؓ تشریف لا رہے تھے۔ لیکن میں نے دیکھا۔ کہ حضور اتنا تیز چلتے تھے۔ کہ حضرت مولوی صاحب آپ کے ساتھ مل نہیں سکتے تھے۔ مولوی صاحب رضؓ دوسروں کو تو کہتے کہ حضرت کے ساتھ ساتھ چلو۔ مگر خود پیچھے رہ جاتے۔ میں نے دیکھا کہ لوگ آپ کے ساتھ تیزی سے جا رہے تھے۔ اور بعض بچے بھاگے جا رہے تھے۔ کوئی آپ کے کپڑوں کے ساتھ مس کر رہا ہے۔ اور آپ بڑے اطمینان کے ساتھ جا رہے ہیں۔ اس طرح آپ اکثر سیر کے لئے باہر تشریف لے جایا کرتے۔ اور لوگ آپ کے ساتھ ہو جاتے تھے۔

غالباً ۱۹۰۶ء کی بات ہے۔ کہ میں اپنی والدہ بیوی اور لڑکی کو جس کی عمر چھ سال کی تھی۔ ساتھ لے کر قادیان گیا۔ وہاں ہم نے بارہ تیرہ دن قیام کیا۔ ہمیں رہنے کے لئے جو مکان ملا وہ شہر میں تھا۔ اور پختہ دو منزلہ مکان تھا۔ اس مکان میں کبھی پریس بھی ہوتا تھا۔ میرے گھر سے روزانہ حضورؑ کے گھر جایا کرتے تھے۔ اور اندرون خانہ کی بہت سی باتیں مجھے بتایا کرتے تھے۔ افسوس ہے کہ اس وقت مجھے اسکی قدر معلوم نہ تھی۔ کہ انہیں نوٹ کر لیتا۔ نہ میں نے کوئی ڈائری بنائی۔ جو باتیں بیان کر رہا ہوں۔ محض یادداشت کی بناء پر کر رہا ہوں۔ میری اہلیہ مرحومہ بتایا کرتی تھیں۔ کہ حضورؑ اکثر مطالعہ یا تحریر میں مصروف رہتے تھے۔ اکثر ایسا ہوتا تھا۔ کہ آپ کمرے کے دو تین طاقچوں میں دواتیں رکھ لیتے اور ٹہلتے ٹہلتے تحریر کا کام کرتے۔ جہاں سیاہی لگانے کی ضرورت ہوتی۔ دوات میں قلم ڈبو لیتے۔ اور پھر ٹہلنا شروع کر دیتے ان دنوں انڈی پنڈنٹ نہیں ہوتے تھے۔ بیماری کی حالت میں آپ نماز کے لئے باہر تشریف نہیں لایا کرتے تھے۔ بلکہ اندر ہی جماعت کرا لیتے تھے۔ عورتیں آپ کی اقتداء میں نماز پڑھتیں۔ آپ کی طبیعت میں استغناء تھا۔ آپ نظر اٹھا کر کسی کی طرف نہیں دیکھتے تھے۔ بلکہ نظریں نیچی کئے ہوئے اپنے کام میں مصروف رہتے تھے۔

۱۹۰۴ء کی بات ہے۔ کہ تقسیم بنگالہ ہوئی۔ لارڈ کرزن نے ایسے کسی سیاسی مصلحت کے پیش نظر دو ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا۔ تمام ملک میں ایک شور مچا۔ جا بجا سٹرائیکیں ہوئیں۔ بنگالی لوگ پہلے صوبہ کی تقسیم نہیں چاہتے تھے۔ کیونکہ اس طرح ان کی مجموعی قومی طاقت کمزور ہوتی تھی۔ حضور کی ہدایت کے ماتحت ہم نے بھی شملہ میں ایک جلسہ کیا۔ اور تقریروں میں اس بات کا اظہار کیا۔ کہ گورنمنٹ نے جو کچھ کیا ہے۔ خواہ وہ درست نہ بھی ہو۔ لیکن اسلام سٹرائیک کی اجازت نہیں دیتا۔

ان دنوں میں نے ایک مضمون لکھا۔ جس کا عنوان تھا۔ "حقوق انسانی" مضمون ذرا لمبا ہو گیا۔ میں نے وہ مضمون حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں بھیج دیا۔ اور عرض کیا کہ حضور اسے پڑھیں۔ اور اگر پسند فرمائیں۔ تو کسی اخبار میں شائع کروا دیں۔ چنانچہ وہ مضمون آپ نے اخبار بدر میں چھپوا دیا۔

جن دنوں منارۃ المسیح بننے والا تھا۔ ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مغرب کی نماز کے بعد مسجد مبارک کی چھت پر شہ نشین پر تشریف فرما تھے۔ کہ کسی نے عرض کیا۔ حضور کل موقع دیکھنے کے لئے تحصیلدار صاحب آئے ہوئے ہیں۔ قادیان کے ہندوؤں نے درخواست دی ہوئی ہے۔ کہ مینارہ نہیں بننا چاہیئے۔ کیونکہ اس سے ان کی بے پردگی ہوتی ہے۔ آپؑ نے فرمایا اچھی بات ہے۔ دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ ان کا استقبال کریں۔ اور موقع دکھا دیں۔ باقی ہم تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہیں۔ مینارہ ضرور بنے گا۔ اور اس کو کوئی روک نہیں سکتا۔ چنانچہ تحصیلدار صاحب آئے۔ اور موقع دیکھ کر چلے گئے۔

تعمیر مینارہ کے خرچ کا اندازہ غالباً بائیس ہزار روپیہ تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کہ دوست سو سو روپیہ کے حصے لیں۔ جو دوست سو روپیہ چندہ دیں گے۔ ان کے نام مینارہ پر کندہ کرائے جائیں گے۔ چنانچہ مجھے یہ فخر حاصل ہے۔ کہ میں نے اپنی طرف سے بھی سو روپیہ چندہ دیا۔ اور اپنی بیوی کی طرف سے بھی سو روپیہ چندہ دیا۔ چنانچہ ہم دونوں کے نام منارۃ المسیح پر کندہ ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کئی دفعہ مسجد میں تشریف فرما ہوتے۔ تو دل میں خیال آیا۔ کہ آپ کی طرف اچھی طرح ٹکٹکی لگا کر دیکھوں۔ چنانچہ کئی دفعہ نظر اٹھائی۔ مگر ٹکٹکی لگا کر نہ دیکھ سکا۔ جونہی میں آپ کے چہرہ کی طرف دیکھتا۔ یوں محسوس ہوتا۔ کہ حضورؑ میرے دل کو دیکھ رہے ہیں۔ میں نہیں چاہتا تھا۔ کہ میرے دل کے گناہ حضورؑ پر ظاہر ہوں۔ اس لئے میں فوراً آنکھیں نیچی کر لیتا۔

درخواست دعاء

ہماری ہمشیرہ شدید درد پتہ و عوارض جگر میں مبتلا ہیں۔ اب پتہ کا اپریشن ہونا ہے۔ جملہ احباب درد دل سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اپریشن کو کامیاب کرے۔

فضل الرحمٰن محمد اقبال پراچہ سرگودھا

ایک دفعہ میں والدہ کو لے کر قادیان گیا۔ گرمیوں کا موسم تھا۔ طاعون کا زور تھا۔ قادیان پہنچنے پر معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کسی مقدمہ کے سلسلہ میں گورداسپور تشریف لے گئے ہیں اور صرف مستورات گھر میں ہیں۔ اس لئے مجبوراً ہمیں باہر ٹھہرنا پڑا۔ میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور کہا۔ مولوی صاحب میں زیارت کے لئے یہاں آیا تھا۔ حضور یہاں نہیں۔ اور میں ایک دو دن سے زیادہ یہاں ٹھہر نہیں سکتا۔ اس پر آپ نے فرمایا مجبوری ہے کیا کیا جائے۔ بعد میں میں نے حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ ہم اتنی دور سے صرف زیارت کے لئے آئے ہیں لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام گورداسپور تشریف لے گئے ہوئے ہیں میری چھٹی کم ہے صرف ایک دو دن یہاں ٹھہر سکتا ہوں تو آپ نے فرمایا۔ اتنی دور سے جو تم یہاں آئے ہو تو پھر اب گورداسپور ہی چلے جاؤ اور وہاں زیارت کر آؤ۔ اس دن بارش ہو رہی تھی۔ والدہ ضعیف العمر تھیں۔ اس لئے میں گورداسپور نہ جا سکا۔

میری ایک لڑکی ۱۹۰۱ء میں پیدا ہوئی اور ۱۹۰۴ء میں فوت ہو گئی۔ ایک دفعہ ہم قادیان آئے۔ میری لڑکی ہمراہ تھی۔ ہم بارہ تیرہ دن قادیان رہے۔ میاں مبارک احمد صاحب مرحوم زندہ تھے۔ میری والدہ نے مجھے بتایا کہ میاں مبارک احمد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آگے پیچھے کھیلتا رہتا ہے اور اس کے ساتھ ہماری لڑکی بھی کھیلتی رہتی ہے۔ ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے میری لڑکی کو بھی اٹھا لیا اور اس کو پیار کیا۔

جب میری لڑکی فوت ہوئی تو مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دعا وغیرہ کیلئے لکھنے کا موقعہ نہ ملا۔ بعد میں میں نے آپ کی خدمت میں تحریر کیا کہ نعش بہشتی مقبرہ میں دفن کرنے کے لئے قادیان لانے کی اجازت مرحمت فرمائی جائے۔ آپ نے فرمایا

"بچے معصوم ہوتے ہیں وہ جہاں مدفون ہوں بہشتی ہی ہیں۔ جنازہ قادیان لانے کی اجازت نہیں۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب شہ نشین پر تشریف فرما ہوتے تو بعض اوقات پینے کا پانی منگواتے اس میں سے تھوڑا سا پانی خود پی لیتے اور باقی پانی چھوڑ دیتے۔ خدام کی خواہش ہوتی تھی کہ آپ کا جھوٹا پانی پئیں۔ چنانچہ جس دوست کو موقعہ ملتا وہ بچا ہوا پانی پی لیتا۔ چنانچہ اس عاجز کو بھی ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بچا ہوا پانی پینے کا موقعہ ملا۔

اسی طرح یہ بھی ہوتا تھا کہ جب آپ شہ نشین پر تشریف فرما ہوتے تو بعض خدام آپ کے پاؤں دبایا کرتے تھے۔ میں نے خیال کیا کہ میں اس شرف سے کیوں محروم رہوں۔ چنانچہ ایک دن میں آگے بڑھا اور آپ کا پاؤں مبارک دبانے لگا۔ آپ خاموش بیٹھے رہے۔ یعنی میری اس حرکت پر کچھ نہیں فرمایا۔ اور میں پاؤں دباتا رہا۔

ایک دفعہ میں قادیان آیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ۱۷-۱۸ سال کے تھے۔ میں نے آپ کو بلایا اور عرض کیا۔ کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پرائیویٹ طور پر دو تین باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ میری علیحدہ ملاقات کرا دیں چنانچہ آپ اندر گئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عرض کیا کہ فلاں شخص علیحدہ ملنا چاہتا ہے۔ حضور نے مجھے اندر بلا لیا اور میں نے آپ سے تین باتیں دریافت کیں جن میں سے ایک یہ تھی۔ کہ جب میں نے ۱۹۰۱ء میں بیعت کی تو اس وقت میں شملہ میں ملازم تھا۔ ان دنوں لاٹریوں کا بہت رواج تھا۔ چنانچہ بیعت سے پہلے غالباً ۱۸۹۷ء میں ایک دفعہ ہم نے سنا کہ ۵ ۳ ۴ (دختر بار کنا سٹرای) کو ۲۳ ہزار کی لاٹری آئی ہے۔ ہمیں بھی لالچ پیدا ہوا۔ کہ ہم بھی کوئی لاٹری شروع کر دیں۔ چنانچہ میں نے اپنے چیف سپرنٹنڈنٹ کو جو ایک انگریز تھا۔ منظور کرایا کہ ہم یہاں دفتر میں ایک نارچون فنڈ کھولیں۔ اور آٹھ آنہ فی کس ماہوار چندہ مقرر کر دیا۔ جو چاہے آٹھ آنے ماہوار دے کر اس میں شریک ہو جائے۔ جب ہمارے پاس کچھ رقم ہو جائے تو اس سے لاٹری کے ٹکٹ خرید لیا کریں۔ چنانچہ اس میں تقریباً سب کلرک شامل ہو گئے۔ ان دنوں ہماری برانچ میں زیادہ کلرک نہیں ہوا کرتے تھے صرف چودہ پندرہ کے قریب تھے اور وہ نارچون فنڈ میں شریک ہو گئے۔ ۱۹۰۳ء میں ہمارے نام لاٹری آئی۔ پہلے کلکتہ سے ہمیں ایک شخص نے تار دی کہ تمہارے نام فلاں گھوڑا ہے۔ اور میں اسے خریدنا چاہتا ہوں۔ تم مجھے وہ گھوڑا اسی ہزار روپیہ میں دیدو۔ اور میں یہ رقم پیشگی بنک میں تمہارے نام جمع کرا دیتا ہوں۔ ہم نے اس میں مشورہ کر کے فیصلہ کیا کہ گھوڑا نہ بیچا جائے بلکہ اس کی قیمت کا آدھا حصہ دیا جائے۔ چنانچہ ہم نے اسے تار دیا کہ آدھا حصہ لینا منظور ہو تو چالیس ہزار روپیہ فوراً ہمارے نام پر جمع کرا دو۔ چنانچہ اس شخص نے چالیس ہزار روپیہ کی رقم ہمارے نام پر بنک میں جمع کرا دی۔ جب لاٹری نکلی تو اس کا نصف حصہ جو ایک لاکھ سے اوپر تھا ملا اور ہم سب شرکاء کو ساڑھے سات سات ہزار روپیہ حصہ آیا۔ میں نے دل میں خیال کیا۔ روپیہ تو آ گیا۔ لیکن پتہ نہیں اس کا اپنے استعمال میں لانا جائز بھی ہے یا نہیں۔ سو اس ملاقات میں میں نے ایک بات یہ دریافت کی کہ

حضور غیر احمدی ہونے کی صورت میں ہم چندہ کر کے روپیہ اکٹھا کرتے رہے اور اس سے ہم لاٹری کا ٹکٹ خریدتے رہے۔ اب لاٹری ہمارے نام آئی ہے۔ جس میں سے ساڑھے سات ہزار روپے مجھے ملے۔ مگر مجھے شبہ پڑ گیا کہ حضور معلوم نہیں یہ جائز بھی ہے یا نہیں؟

حضور علیہ السلام نے فرمایا:۔

"یہ روپیہ تمہارے لئے جائز نہیں۔ اس لئے فی سبیل اللہ مساکین و یتامیٰ میں تقسیم کر دیا۔ اسلام اس وقت غربت کی حالت میں ہے اس لئے یہ روپیہ اشاعت اسلام پر بھی خرچ ہو سکتا ہے۔"

میں نے پہلے ہی نیت کر لی تھی کہ حضور اجازت بخشیں گے تو یہ روپیہ میں اپنے مصرف میں لاؤں گا۔ ورنہ نہیں۔ چنانچہ میں نے وہ سب روپیہ ایک ایک سو دو دو سو کر کے غرباء میں تقسیم کر دیا۔ کچھ روپیہ اپنے غریب رشتہ داروں کو دیدیا۔ اور سات سو روپیہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رض اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رض کو غرباء میں تقسیم کے لئے بھیج دیا۔ اور اس طرح وہ تمام روپیہ حضور علیہ السلام کے فتوی کے مطابق تقسیم کر دیا۔

درویشانِ قادیان کا سفر لودھیانہ

از مکرم ملک صلاح الدین صاحب۔ ایم۔ اے قادیان

۱۶ سے ۱۸ فروری تک لودھیانہ میں آل انڈیا ایتھلیٹکس ٹورنمنٹ بیز پنجاب والی بال چیمپئن شپ ٹورنمنٹ گورنمنٹ کالج کے وسیع میدانوں میں ہونا قرار پایا تھا۔ مؤخر الذکر میں شمولیت کے لئے ہمارے احمدیہ کلب نے بھی جانا تھا۔ تبلیغ وغیرہ امور کی انجام دہی کے لئے صدر انجمن احمدیہ قادیان نے راقم کا وہاں جانا پسند کیا۔ اور مکرم و محترم امیر صاحب مقامی نے راقم کو امیر قافلہ مقرر فرمایا۔

اس موقعہ پر ہندوستان کے گوشہ گوشہ سے آمدہ ملٹری اور کالجوں اور عوام کے اعلیٰ درجہ کے کھلاڑی۔ ان کے اقارب اور ان کے دوست اور کالجوں کے طلباء قریباً دس ہزار کی تعداد میں وہاں جمع ہوئے تھے۔ ہمارے قافلہ کے سوا وہاں کوئی مسلمان نظر نہیں آیا۔ اور بہت سے لوگوں کے لئے یہ امر اچنبہ معلوم ہوتا تھا۔ جب وہ ہمیں دیکھ کر یہ معلوم کرتے تھے کہ ہم مشرقی پنجاب میں ہی قادیان میں اجتماعی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ حکام ضلع اور معززین کی ملاقات اور تبلیغی لٹریچر تقسیم کرنے کا ہمیں عمدہ موقعہ ملا۔

تقسیم ملک کے بعد نہ صرف احمدیوں بلکہ تمام مسلمانوں سے مشرقی پنجاب کے دوسرے حصوں کی طرح لدھیانہ بھی خالی ہو چکا ہے۔ جس خدائے ذوالجلال نے ان حالات میں اس صوبہ میں احمدیت کا مرکز قائم رکھا ہوا ہے اس سے صاف پتہ لگتا ہے کہ اس مرکز سے اس ملک میں پھر اسلام ترقی کرے گا۔ چنانچہ یہ مرکز اب بھی پوری سرگرمی کے ساتھ تبلیغی مساعی میں منہمک ہے اور دو درجن کے قریب مبلغ ملک کے تمام صوبوں میں سرگرم عمل ہیں۔ اتنے لمبے عرصہ کے بعد ۱۶ فروری پہلا دن تھا جبکہ لدھیانہ میں اذان کہی گئی اور باجماعت نماز ادا ہوئی۔ فجر کی اذان اخویم عبدالرحیم صاحب دیانت سوڈا فیکٹری نے کہی اور صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے نماز پڑھائی اور اسی روز پہلی دفعہ جمعہ ادا ہوا جو راقم نے پڑھایا۔ یہ دونوں نمازیں اسٹیشن پر ادا کی گئی تھیں۔

گو عرصہ سے ملک میں امن ہے لیکن چونکہ ہم پہلی بار قادیان سے باہر اپنی کسی مسجد میں نماز ادا کرنے والے تھے اور لدھیانہ میں ہماری آمد اجتماعی رنگ میں پہلی بار ہوئی تھی اس لئے بنظر احتیاط دارالبیعت کی زیارت کے لئے جاتے ہوئے ہم علاقہ کے تھانیدار ایک سپاہی اور چودھری محلہ کے ہمراہ وہاں گئے۔ غیر مسلم عوام جنہیں کیا بچے کیا بوڑھے اور کیا عورتیں اور کیا مرد تین چار سو کی تعداد میں چھتوں پر اور گلیوں میں جمع تھے۔ تا وہ یہ عجیب نظارہ دیکھیں۔ کہ کس طرح مسلمان نماز ادا کرتے ہیں

راقم نے دارالبیعت کے متصل مسجد میں بآواز بلند اذان کہی اور راقم کی درخواست پر صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے نمازیں پڑھائیں۔ یعنی ظہر و عصر کی نمازیں قصر کر کے مسجد کے اندرونی حصہ میں ادا ہوئیں اور پھر دارالبیعت میں قبلہ رُخ صاحبزادہ ممدوح نے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی مقررہ چلّہ والی دعا اجتماعی طور پر فرمائی۔ جس میں بیشتر طور پر آپ رقت بھری آواز سے قرآنی اور مسنون اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں دہراتے تھے۔ اور دوست آمین کہتے جاتے تھے۔

دوستوں کے سامنے یہ نظارہ تھا کہ گو آج سے باسٹھ سال قبل بالکل بے بسی کے عالم میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ سے اذن پا کر اس شہر لدھیانہ میں اس جماعت کی بنیاد رکھی مگر اللہ تعالےٰ نے ایک شہر کے بعد دوسرے شہر میں۔ ایک صوبہ کے بعد دوسرے صوبہ میں اور ایک ملک کے بعد دوسرے ملک میں آپ کے لگائے ہوئے پودے کی شاخیں پھیلا دیں اور دیگر ممالک میں بھی وہ دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہی ہیں۔ لیکن وائے قسمت اس صوبہ کی کہ جس میں اللہ تعالےٰ نے ایسا چراغ روشن کیا کہ جس سے تمام دنیا منور ہو۔ لیکن وہ اس کے پروانوں سے خالی ہے اور جس شہر میں اس مبارک کام کی بنیاد رکھی گئی

(باقی صفحہ ۸ پر)

۲۹ رمضان المبارک کی تقریب سعید

ہم خرما و ہم ثواب

دفتر وکالت مال تحریک جدید ہر سال حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں ۲۹ رمضان المبارک کی تقریب سعید پر ان مجاہدین کے ناموں کی فہرست بغرض دعاء خاص پیش کرتا ہے جن کے وعدے مذکورہ بالا تاریخ سے قبل سو فی صدی پورے ہو چکتے ہیں۔ امسال بھی انشاء اللہ تعالی ایسی فہرست حضور ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کی جائے گی۔ اگر آپ کا چندہ تحریک جدید ہنوز واجب الادا ہے تو اعلان ہذا پڑھتے ہی اپنا وعدہ ۲۹ رمضان سے قبل سو فیصدی پورا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

اس طرح آپ ایک طرف تو اپنے ان بھائیوں کے شریک کار سمجھے جائیں گے جو اپنی جان ہتھیلی پر رکھے غیر ممالک میں اعلائے کلمۃ الحق میں مصروف ہیں۔ دوسرے فاستبقوا الخیرات کے ارشادِ خداوندی کی تعمیل کے ساتھ آپ رمضان جیسے مبارک مہینہ میں حضرت المصلح الموعود کی مقبول دعائیں حاصل کرنے والے ہوں گے۔

ہم خرما و ہم ثواب —— اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے۔ آمین

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

جولائی ۱۹۵۱ء میں

آپ کی قیمت اخبار ختم ہے

مہربانی فرما کر ۲۰ جون ۱۹۵۱ء تک قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر دفتر میں بھجوا دیں۔ بصورت دیگر ۲۱ جون ۱۹۵۱ء کو قیمت کی وصولی کے لئے وی پی کیا جائے گا۔ اگر وی پی واپس آ گیا۔ تو پرچہ ارسال خدمت نہ ہو سکے گا۔ اگر وی پی ڈاکخانہ میں پھنس گیا تو دفتر ذمہ وار نہ ہو گا۔

(منیجر)

نمبر	نام	تاریخ
۲۳۶۱۰	عبدالواحد صاحب	۱۵ جولائی
۲۳۶۵۷	چوہدری غلام رسول صاحب	″
۲۳۴۲۹	والد سلطان احمد صاحب	″
۲۳۶۹۵	ایم اے شاہ صاحب	۶ ″
۲۲۷۸۶	عبداللہ شاہ صاحب	۱۶ ″
۲۳۷۴۱	دولت خان صاحب	۱۴ ″
۲۲۶۱۷	سردار منیر احمد صاحب	۱۷ ″
۲۳۶۱۶	مولوی غلام محمد صاحب	″
۲۳۳۱۷	رحمت اللہ صاحب	۲۰ ″
۲۳۳۲۱	ایم حسن صاحب	۲۲ ″
۲۳۶۲۷	چوہدری سلطان احمد صاحب	″
۲۳۶۲۸	مولوی محمد عالم صاحب	″
۲۳۶۶۷	چوہدری نور محمد صاحب	″
۲۳۲۸۱	چوہدری ہدایت اللہ صاحب	″
۲۳۳۱۶	منیجر صاحب ملک عمر علی صاحب	۲۰ ″
۲۳۳۲۹	امۃ الحمید صاحبہ	۲۱ ″
۲۳۶۲۰	بیگم صاحبہ کرنل داؤد احمد صاحب	۲۲ ″
۲۳۳۵۴	چوہدری بشیر احمد صاحب	۲۵ ″
۲۳۶۳۵	ماسٹر محمد خورشید صاحب	۲۶ ″
۲۳۲۲۵	چوہدری عنایت اللہ صاحب	۲۵ ″
۲۳۲۰۷	چوہدری ناصر الدین صاحب	۲۶ ″
۲۳۴۲۷	چوہدری منیر احمد صاحب	۲۵ ″
۲۲۴۳۹	پریسین شکارپور	″
۲۳۷۴۴	قریشی غلام سرور صاحب	۱۷ ″
۲۳۲۳۵	حافظ مبین الحق صاحب	۳۱ ″
۲۳۳۹۲	نظام الدین صاحب	۲۱ ″
۲۳۵۱۷		″
۲۲۰۹۵	چوہدری محمد عبداللہ صاحب	۵ ″

نمبر	نام	تاریخ
۲۱۸۲۴	ڈاکٹر محمد حفیظ صاحب	۷ جولائی
۲۱۱۰۰	حبیب الرحمٰن صاحب	۷ ″
۱	غلام حسین خان صاحب	۵ ″
۶۱	چوہدری غلام احمد صاحب	۴ ″
۱۸۰۲۱	محمد اسلم صاحب	″
۲۳۴۴	منشی کریم بخش صاحب	۱۳ ″
۱۵۵۲۵	عزیز صغیر صاحب	۱۰ ″
۲۰۴۲۲	فاطمہ بی بی صاحبہ	۱۱ ″
۲۰۰۰۵	مرزا محمد صادق صاحب	۹ ″
۲۱۵۴۷	میاں شمس الدین صاحب	۱۱ ″
۲۳۰۶۲	پیر شریف احمد صاحب	۸ ″
۲۱۸۹۳	ملک فضل حق صاحب اینڈ سنز	۱۲ ″
۲۳۰۶۱	چوہدری لطیف احمد صاحب	۹ ″
۲۱۷۲۱	مولوی عبدالکریم صاحب	۱۱ ″
۲۱۳۹۰	فاطمہ بانو	۱۴ ″
۲۰۴۶۳	سید حیدر شاہ صاحب	۱۳ ″
۲۱۲۵۷	چوہدری نذیر احمد صاحب	۱۴ ″
۲۱۷۸۱	علی احمد صاحب	۱۹ ″
۲۲۰۰۰	خواجہ عبدالحمید صاحب	۱۵ ″
۲۱۸۰۱	مسجد احمدیہ محمود آباد	۱۵ ″
۱۶۴۶۸	اے۔ آر۔ رانجھا صاحب	۱۵ ″
۱۸۰۸۱	عبدالغفار خان صاحب	۱۵ ″
۱۶۴۲۲	عزیز الدین صاحب	۱۶ ″
۱۶۶۵۵	تصدق محمد صاحب	″
۹۱۷۵	میاں ناصر علی صاحب	″
۲۱۹۵۶	سید نور الحق صاحب	″
۲۱۳۱۸	چوہدری محمد شفیع صاحب	۱۷ ″
۲۱۰۰۹	منظور احمد صاحب	۱۸ ″

مصری وزیر حجاز جا رہے ہیں

اسکندریہ ۱۵ جون۔ وزیر سپلائی احمد حمزہ پاشا اس ہفتہ حجاز کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔ وہ غالباً دس دن وہاں قیام کریں گے۔

حمزہ پاشا کی عدم موجودگی میں محمود عثمان غنام پاشا وزیر تجارت و صنعت ان کی جگہ پر کام کریں گے (اسٹار)

عرب کرنسی کا اتحاد

بیروت ۔ ۱۵ جون ۔ یہاں معلوم ہوا ہے ۔ کہ لبنانی ایوان تجارت اس سال بیروت میں جو کانفرنس منعقد کرنے والی ہے ۔ اس میں عرب دنیا کے لئے اہمیت رکھنے والے تین خاص مسائل پر غور کیا جائیگا کانفرنس اس امر پر غور کرے گی ۔ کہ عرب لیگ کے رکن ممالک میں کرنسی یکساں کر دی جائے ۔ کسٹم کی پابندیاں دور کر دی جائیں ۔ اور اسرائیل کے خلاف ناکہ بندی شدید تر کر دی جائے ۔ (اسٹار)

حج کو جانے والے چینی مسلمان

نیویارک ۔ ۱۵ جون ۔ یہاں ایک چینی نیشنلسٹ نمائندہ نے بتایا ہے کہ اس سال مکہ جانے والے حاجیوں کی قیادت چینی مسلم لیگ کے صدر جنرل محمد پائی چنگ ہسی کریں گے ۔

معلوم ہوا ہے کہ حاجیوں کا یہ مشن اس خبر کے جواب میں مرتب کیا جا رہا ہے کہ پیکن کی حکومت ...۵ چینیوں کو حج کے لئے مکہ روانہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے (اسٹار)

م ۔ جائیں گے ۔ (اسٹار)

نمبر	نام	تاریخ
۱۲۶۲۳	محمد شریف صاحب	۱۸ جولائی
۲۰۸۸۶	ماسٹر مامون خان صاحب	۱۹ ″
۱۶۶۹۵	چوہدری فتح الدین صاحب	۱۹ ″
۱۰۸۷۵	محمد شریف صاحب چغتائی	۱۹ ″
۲۱۱۳۱	ڈاکٹر محمد عزیز الدین صاحب	۱۹ ″
۲۱۱۳۵	میاں عبدالعزیز صاحب	۲۰ ″
۲۱۱۵۲	محمد عبداللہ صاحب	۲۲ ″
۲۱۸۱۷	سردار سیف اللہ صاحب	۱۰ ″
۱۷۸۹۱	چوہدری عنایت اللہ صاحب	۲۳ ″
۹۷۹۲	شیخ اعجاز احمد صاحب	″
۲۱۸۹۷	محمد ابراہیم صاحب	۲۴ ″
۲۱۹۰۳	چوہدری رحمت علی صاحب	۲۵ ″
۲۱۷۷۱	مقبول احمد صاحب	۲۴ ″
۲۱۸۹۸	مسجد فضل بھیرہ	۲۶ ″

عراق ہندوستان غلہ روانہ کرے گا

بغداد ۱۵ جون ۔ عراقی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ ہندوستان سے اپنے تجارتی معاہدہ پر عملدرآمد کی ابتداء وہاں غلہ روانہ کر کے کرے گا۔

جو ادارہ اس معاہدہ پر عملدرآمد کا ذمہ دار بنایا گیا ہے۔ اس سے تجویز کی گئی ہے۔ کہ غذا کی شدید کمی کو کچھ حد تک دور کرنے کے لئے ۳۵۰۰۰ ٹن مختلف غلے ہندوستان بھیجے جائیں ۔ (اسٹار)

کناڈا صنعتی ترقی پر ۱۰۰ کروڑ ڈالر صرف کریگا

اوٹاوہ ۱۵ جون ۔ کناڈا اپنے بنیادی اور صنعتی ذرائع میں توسیع پر ۱۰۰ کروڑ ڈالر خرچ کرنے والا ہے کناڈا کی صنعت سازوں کی انجمن کے ایک اجلاس میں یہ اعلان کرتے ہوئے دفاعی پیداوار کے وزیر مسٹر ہو نے کہا کہ ان میں سے بعض منصوبوں کے مکمل ہونے میں کئی سال صرف ہوں گے۔

ان کی تفصیل بتاتے ہوئے انہوں نے کہا۔ کہ آئندہ تین سال میں بعض قسم کی دھاتوں کو نکالنے پر ۳۰ کروڑ ڈالر کا صرفہ ہو گا۔

مسٹر ہو نے مزید کہا کہ اگر تیل اسی مقدار سے فراہم ہوتا رہا۔ تو جلد ہی غیر صاف شدہ تیل کی اتنی مقدار فراہم ہو جائے گی۔ کہ جنگی اعتبار سے اہم بحرالکاہلی علاقہ تک ایک اور پائپ لائن بنائی جا سکے گی۔

البرٹا۔ اونیٹریو منی ٹوبیا اور سسکیچون میں غیر صاف شدہ تیل کی پیداوار بڑھ رہی ہے (اسٹار)

مصر کے لئے جدید اسلحے

اسکندریہ ۔ ۱۵ جون ۔ وزیر جنگ و بحریہ مصطفےٰ نصرت پاشا نے ساحلی حفاظتی دستہ کے لئے جدید اسلحہ کی خریداری کے سلسلہ میں مزید ۱۱۷۰۰۰ پاؤنڈ کی رقم منظور کی ہے۔

توقع ہے کہ یہ اسلحے برطانیہ میں خریدے جائیں گے ۔ (اسٹار)

کوریا میں عارضی صلح کی فضا پیدا ہو گئی ہے

واشنگٹن ۱۵ ؍ جون۔ سرکاری حلقوں میں اس خیال کو تقویت حاصل ہوتی جا رہی ہے۔ کہ کوریا کی جنگ عملی اعتبار سے عارضی صلح میں بدلتی جا رہی ہے۔ جنرل مارشل نے "قومی حفاظتی ذرائع کے بورڈ" کو اپنے کوریا کے حالیہ دورہ کی جو رپورٹ دی ہے۔ اس نے اس امید کو مزید تقویت پہنچائی ہے۔ کہ سخت جنگ کا دورہ ختم ہو گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ چینیوں کی تازہ ترین پسپائیوں سے محاذ جنگ کے کمانڈر یہ سمجھ رہے ہیں۔ کہ چینی فوج اس شدت سے مجروح کر دی گئی ہے۔ کہ یا تو وہ اب نئے سرے سے کسی بڑی کوشش کے ناقابل ہو گئے ہیں۔ یا انہیں یہ احساس ہو گیا ہے۔ کہ اتحادیوں کو کوریا سے نکالنے کی کوشش لاحاصل ہے۔ چونکہ اس کا امکان نہیں ہے۔ کہ پیکنگ کی حکومت "التوائے جنگ" کی خواہش ظاہر کر کے ناکامی کا کھلم کھلا اعتراف کریگی۔ اس لئے توقع کی جا رہی ہے۔ کہ اشتراکی افواج کسی ایسے مقام تک پیچھے ہٹ جائیں گی جو پہلے سے تیار کی ہوئی ہے۔ اتحادی فوجیں آگے بڑھتی رہیں گی۔ اور ان کے دستے گشت کرتے رہیں گے۔ اور جہاں اشتراکی فوجیں نظر آئیں گی۔ بمباری بھی کی جائیگی۔ لیکن وہ کوئی بڑا مقابلہ نہیں کریں گے۔ اس طرح یہ جنگ زیادہ سے زیادہ اکا دکا مقامی جھڑپ تک محدود ہو کر رہ جائیگی۔ اس کا عام نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ بغیر اعلان کے عارضی صلح کی سی حالت قائم ہو جائیگی۔ (داسٹار)

چینی فوجوں کیلئے مزید اسلحہ کا مطالبہ

ہانگ کانگ ۱۵ ؍ جون۔ کوریا میں لڑنے والی چینی فوجوں کے لئے مزید طیارے۔ ٹینک اور توپیں مہیا کرنے کے مطالبوں سے اخبارات اب بھرے ہوتے ہیں۔ اور ایسا معلوم ہونے لگا ہے۔ کہ اگر پہلے یہ مقصد نہ بھی تھا۔ تو اب اس طرح افراط زر کے خطرہ کو دور کرنے کی خاطر اب نئے قسم کا ٹیکس لگایا جا رہا ہے۔ اب تک یہ نہیں بتایا گیا۔ کہ یہ اسلحہ کہاں سے حاصل ہوگا۔ اور غالباً چینی عوام کو خود یہ فیصلہ کرنا ہوگا۔ کہ کوریا کی جنگ پر ان کے چندوں کے کیا فوری نتائج ہوں گے۔ اور وہ ان کے لئے کس حد تک مفید ہوں گے۔ چند دنوں سے چینی اخبارات میں جنگ کی خبریں صرف اس حد تک محدود کر دی گئی ہیں۔ کہ اقوام متحدہ کی فوجوں میں ہلاک اور زخمی ہونے والوں کی کیا تعداد ہے۔ اور ان کے کتنے ہوائی جہاز تباہ کئے گئے ہیں۔ (داسٹار)

مصر کے خلاف اسرائیل کی شکایت

لیک سکسیس ۱۵ ؍ جون اسرائیل کی حکومت نے اقوام متحدہ سے اس امر کی شکایت کی ہے۔ کہ سیکیورٹی کونسل اس بات پر غور کرے۔ کہ مصری حکومت نے اسرائیلی جہازوں کو نہر سویز سے گزرنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے۔

حکومت ایران کا برطانیہ کو الٹی میٹم

طہران ۱۴ ؍ جون:۔ آج ایرانی گورنمنٹ نے برطانوی تیل ڈیلیگیشن کو ایک الٹی میٹم دے دیا ہے۔ کہ مذاکرات اس وقت تک شروع نہیں ہو سکتے۔ جب تک ۲۰ ؍ مارچ سے لے کر اس وقت تک تیل کی فروخت سے حاصل شدہ رقم میں سے تہائی رقم ادا نہ کر دی جائے۔

وزیر خارجہ انگلستان نے بتایا۔ کہ برطانیہ ایران کی حکومت سے اس امر کا احتجاج کرے گا۔ کہ ایرانی کمیٹی نے آبادان میں تیل کمپنی پر قبضہ کا جو اعلان کیا ہے۔ وہ ٹھیک نہیں ہے۔ آپ نے ایوان عام کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ مذاکرات کا انتظار کئے بغیر ایرانی حکومت کی نمائندہ کمیٹی نے آبادان میں اس امر کا اعلان کر دیا ہے کہ آج سے تمام ملازم ایرانی حکومت کے ملازم تصور کئے جائیں گے۔ اور کمپنی کے منتظمین سے بعض مطالبات بھی کئے ہیں۔

امریکہ کمیونسٹوں کو خوش کرنے کی کوشش کر رہا ہے

آسٹن ٹیکساس ۱۴ ؍ جون:۔ جنرل ڈگلس میکارتھر نے آج امریکی حکومت کی کوریا کے متعلق پالیسی پر سخت نکتہ چینی کی۔ اور میدان جنگ میں دشمن کو خوش کرنے کی پالیسی کو خطرناک قرار دے کر امریکہ کی موجودہ حکومت کو اس کا ذمہ دار قرار دیا۔ آپ نے کہا کہ تاریخ اس امر کی شاہد ہے کہ سفارتی طور پر خوش کرنے کی کوشش کی جاتی رہی لیکن اس سے بھی زیادہ نازک قسم کی خوش کرنے کی پالیسی امریکہ نے اختیار کی ہے۔ جس کا یہ نتیجہ نکلا ہے کہ کوریا میں امریکہ کو شدید ترین مصائب کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اور کافی جانی نقصان برداشت کرنا پڑ رہا ہے۔

اس پالیسی کے ذمہ دار لوگ یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم اس وقت جنگ کرنے کے لئے تیار نہیں۔ میں اس قسم کے عذر لنگ کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ میں جانتا ہوں کہ ہر ملک میں اس قسم کی قوت ہوتی ہے۔ کہ وہ جارحانہ حملہ کرنے والے کا منہ توڑ جواب دے سکے۔

مشرقی پنجاب میں گورنری راج کا امکان

شملہ ۱۴ ؍ جون:۔ ڈاکٹر گوپی چند بھارگو وزیر اعظم مشرقی پنجاب کو سنٹرل پارلیمنٹری بورڈ کی طرف سے وزارت عظمیٰ سے مستعفی ہونے کا جو حکم ملا تھا معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر بھارگو نے اس کی خلاف ورزی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ انہوں نے کل اپنے گروپ کا ایک ہنگامی اجلاس طلب کیا جس میں اس امر کا فیصلہ کیا گیا۔ کہ اگر سنٹرل پارلیمنٹری بورڈ نے ان پر زور دیا کہ وہ استعفیٰ دے دیں۔ تو وہ اپنے گروپ سمیت کانگرس سے نکل جائیں گے۔ اور گورنر مشرقی پنجاب کو مطلع کر دیں گے۔ کہ وہ صوبہ میں غیر کانگرسی وزارت قائم کر سکتے ہیں۔ دوسری طرف سنٹرل پارلیمنٹری بورڈ سے تعلق رکھنے والے حلقوں کا بیان ہے کہ اگر ڈاکٹر بھارگو نے مستعفی ہونے کا اعلان کر دیا۔ تو صوبہ میں گورنری راج قائم کر دیا جائے گا۔

ایران کی سرگرمیوں پر برطانیہ کا اظہار تشویش

لنڈن ۱۵ ؍ جون۔ لنڈن کے سفارتی حلقوں میں وہ خطرات پوری طرح محسوس کئے جا رہے ہیں۔ جو ایران کی سرگرمیوں میں مضمر ہیں۔ اور جن کی طرف برطانوی سفیر ڈاکٹر مصدق کو خاص طور پر توجہ دلا رہے ہیں۔ محسوس کیا جا رہا ہے کہ اگر شدید قسم کے مخالفانہ پروپیگنڈے سے فساد کے شعلے بھڑک اٹھے۔ تو ایران اور تیل کمپنی کے درمیان کوئی کارآمد بات طے ہونے کا امکان بہت کم ہو جائے گا۔ اور ساتھ ہی یہ خطرہ بڑھ جائیگا۔ کہ اشتراکی عناصر تیل کے جھگڑوں کی گڑبڑ کو کامیابی کے ساتھ ایرانی حکومت کے خلاف استعمال کرینگے۔ (داسٹار)

جاپان کے صلح نامہ کا مسودہ

لنڈن ۱۴ ؍ جون۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ جاپان کے صلح نامہ کے متعلق امریکہ کے نمائندہ مسٹر جان فاسٹر ڈلس اور برطانوی وزیر خارجہ مسٹر ہربرٹ ماریسن کے درمیان جو مذاکرات ہو رہے تھے۔ ان کے درمیان صلح نامہ کے مسودہ پر مکمل سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ اب دونوں حکومتوں کی باضابطہ منظوری کی ضرورت ہے۔ دونوں حکومتوں نے روس کے اس مطالبہ کی مخالفت کی ہے کہ صلح نامہ کا مسودہ امریکہ۔ برطانیہ۔ روس اور چین کے وزرائے خارجہ کی کونسل میں تیار ہونا چاہیئے۔

ہندی کو سرکاری زبان قرار دینے کے خلاف سکھوں کا مظاہرہ

نئی دہلی ۱۴ ؍ جون۔ آج پٹیالہ میں پانچ ہزار سکھوں نے اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ کی قیادت میں سیاہ جھنڈیوں کے ساتھ مظاہرہ کیا۔ یہ مظاہرہ پٹیالہ اور ریاست ہائے مشرقی پنجاب یونین کی وزارت کے اس فیصلہ کے خلاف کیا گیا۔ جو اس نے پنجابی بولنے والے علاقوں میں ہندی کو ضمنی سرکاری زبان قرار دینے کے متعلق کیا تھا۔

درویشانِ قادیان کا سفر لدھیانہ

(بقیہ صفحہ ۵)

اس میں ایک بھی ایسا نام لیوا نہیں جو اس بنیادی دالے مکان (دار البیعت) اور ساتھ کی مسجد کو آباد رکھ سکے سوز و گداز سے دعائیں کی گئیں کہ اللہ تعالیٰ احمدیت و اسلام کو ترقی عطا کرے۔ ہماری زندگیوں میں ہی یہ وعدے پورے ہوں اور وہ ہم بیکسوں کی یاوری کرے۔ اسی طرح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے دعا کی گئی۔

واپسی روانگی سے قبل دار البیعت میں مقیم غیر مسلم کو باصرار صاحبزادہ صاحب نے پانچ روپے اور راقم نے دو روپے اس موقعہ کے ملنے کی خوشی میں دیئے اور ان سے کہا کہ اپنے بچوں کو ہماری طرف سے مٹھائی کھلا دیں اس پر اس غیر مسلم اور بہت سے دوسرے غیر مسلموں نے اصرار کیا کہ ہم چائے وغیرہ قبول کریں۔ لیکن موقعہ نہیں تھا اس لئے معذرت کی گئی واپسی پر بھی غیر مسلم بچے ایک فرلانگ تک ہماری معیت میں آئے۔ ان کا جذبہ حیرانگی ابھی سیر نہ ہوا تھا۔

نمازوں اور دعا میں ذیل کے درویش شامل تھے

(۱) عبداللہ خانصاحب افغان پہرہ دار دفتر محاسب (صحابی)

(۲) فضل الٰہی خانصاحب

(۳) مولوی برکت علی صاحب ناظم جائداد

(۴) محمد یوسف صاحب گجراتی۔

(۵) سکندر خانصاحب خزانچی دفتر محاسب

(۶) عبدالسلام صاحب (دفتر جائیداد)

(۷) مرزا محمد اقبال صاحب۔

(۸) میر رفیع احمد صاحب۔

(۹) رفیع الدین صاحب (دفتر محاسب)

(۱۰) عطاء اللہ صاحب سندھی (دفتر امور عامہ)

(۱۱) بھائی عبدالرحیم صاحب کاسٹک سوڈا فیکٹری

(۱۲) بشیر احمد خانصاحب افغان

(۱۳) اور خاکسار ملک صلاح الدین ۞